مَا اٰتَا كُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ فَا نْتَهُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول ○ حصہ سوم

ناشر

مکتبة العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اُسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف : اِمام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم : مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7211788-7231788

نام کتاب: ——— جامع ترمذی شریف

تالیف: ——— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ——— مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ——— حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع: ——— خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

۱۳۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ الْمَمْلَکِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِیْکٍ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ هُوَ ابْنُ یَزِیْدُ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْدِیُّ. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا اَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی.

۱۳۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْانَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گو شخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

الرَّجُلُ اَمُرُّبِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضَيِّفُنِيْ فَيَمُرُّبِيْ اَفَاَجْزِيْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَقْرِهٖ يَقُوْلُ اَضِفْهُ وَالْقِرٰى الضِّيَافَةُ.

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپؐ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ ''اقرہ'' کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ''قری'' ضیافت کے معنی میں ہے۔

٢٠٧٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٢٠٧٤: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

١٣٢٨: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

١٣٢٨: باب بھائیوں سے ملاقات

٢٠٧٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْزَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

٢٠٧٥: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسنام کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

١٣٢٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَيَاءِ

١٣٢٩: باب حیاء کے بارے میں

٢٠٧٦: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

٢٠٧٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۱۳۱۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنَ ابْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۱۹: باب لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ.

۲۰۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفیان سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں وکیع بھی سفیان سے وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۳۲۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ظَنِّ السُّوْءِ

۲۰۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِيْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِيْ يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِيْ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَالَّذِيْ يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ.

۱۳۲۰: باب بدگمانی کے بارے میں

۲۰۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِزَاحِ

۲۰۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْوَضَّاحِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَااَبَا عُمَيْرٍ مَافَعَلَ النُّغَيْرُ.

۱۳۲۱: باب مزاح کے بارے میں

۲۰۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۱۳۳۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرِّفْقِ

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْحُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۳۱: باب نرمی کے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَاوَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّاابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًااِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَیْسَ بَیْنَهَاوَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْمَعْبَدٍ اسْمُهُ نَافِذٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِیْدٍ.

۱۳۳۲: باب مظلوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۳۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُلُقِ النَّبِیِّ ﷺ

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاجَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَسِنِیْنَ فَمَاقَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَاقَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَالِشَیْءٍ تَرَکْتُهُ لِمَ تَرَکْتَهُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَامَسِسْتُ خَزًّاقَطُّ وَلَاحَرِیْرًا وَلَا شَیْئًا کَانَ اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَآءِ هٰذَا [illegible] حَسَنٌ

۱۳۳۳: باب اخلاق نبوی ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ''اُف'' تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور براءؓ سے بھی

صَحِيْحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِى الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

۲۰۸۴: حضرت ابوعبداللہ جدلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المومنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

خلاصۃ الابواب: اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سا درجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بداخلاقی اور فحش گوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے لوث ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال و میانہ روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات زبان، رویے میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جلد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میانہ روی نبوّت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویے کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں لچک پیدا نہیں کر سکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کر لیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعاء کرے گا تو وہ اپنے ربّ کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور ربّ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور پردہ حائل کر دیتا ہے ۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپؐ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴ : بَابُ مَا جَآءَ فِىْ حُسْنِ الْعَهْدِ

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِىْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے